حضرت شیخ الاسلام مولانا حافظ محمد گوندلوی مدظلہ العالی

دوامِ حدیث

قسط ۲۵

ایک اسلام

گیارہواں باب — بہترین عمل :

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن میں چونکہ جہاد کی بہت فضیلت اور تاکید آئی ہے اس لئے وہ بہترین عمل ہے مگر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا کھلانا اور آشنا اور ناآشنا سب کو سلام کہنا اچھا اسلام ہے۔ نیز مسلمان کو زبان اور ہاتھ سے دکھ نہ پہنچانا اچھا اسلام ہے۔ ان دو احادیث میں جہاد کا ذکر ہی نہیں۔ اب ایسی احادیث سنئیے جن میں جہاد کو تیسرے یا چوتھے درجہ کی نیکی بتایا گیا ہے :

۱۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ سب سے بہتر عمل کونسا ہے ؛ فرمایا، نماز بہ پابندیٔ وقت۔ اس کے بعد والدین کی خدمت اور اس کے بعد جہاد! (بخاری)

دیکھا آپ نے نماز کو کہاں رکھ دیا اور جہاد کو کہاں پھینک دیا !

۲۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ نے حضور علیہ السلام سے کہا :

"نری الجهاد افضل العمل افلا نجاهد قال ولكن افضل الجهاد حج مبرور"

کہ "ہماری رائے میں جہاد بہترین عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں ؛ فرمایا نہیں بلکہ حج بہترین جہاد ہے"

۳۔ کسی شخص نے حضور سے پوچھا کہ بہترین عمل کونسا ہے؟ فرمایا، خدا اور رسول پر ایمان، اس کے بعد جہاد اور اس کے بعد حج۔ اوپر والی حدیث میں بہترین عمل حج تھا اور اس کے بعد جہاد، اس حدیث کے مطابق حج سے جہاد بہتر ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ جان و مال کی قربانی کے بغیر جنت نہیں ملے گی۔ لیکن حدیث کا فیصلہ یہ ہے، جہاد کرو نہ کرو جنت تمہاری ہے۔

قرآن لاکھ چلائے کہ ہم جہاد کے بغیر جنت نہیں دیں گے لیکن حدیث کہتی ہے کہ اللہ نمازی اور روزہ دار کو جنت میں بھیجنے پر مجبور ہے۔

ابن ماجہ اور ترمذی کی ایک حدیث ملاحظہ ہو:

"کیا میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بہتر عمل کونسا ہے، ایسا عمل جو تمہارے درجوں کو بلند کر دے، جو سونے اور چاندی کی قربانی سے بہتر ہو اور اس جہاد سے بھی اچھا ہو جس میں تم دوسروں کی گردنیں کاٹتے اور اپنی کٹاتے ہو؟ لوگوں نے کہا "بتائیے!" کہا اللہ کا ذکر!"

الجواب!

حدیثوں میں جہاد پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہتیرے قول موجود ہیں:

۱۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے، کسی نے کہا، یا رسول اللہ، "بہترین آدمی کون ہے؟" فرمایا، "وہ مومن جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں!"

۲۔ "اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا کا بہترین عمل ہے۔"

اسی طرح دیگر احادیث میں جہاد کی فضیلت آئی ہے۔

اصل یہ ہے کہ "افضل الاعمال" یعنی بہترین اعمال کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ وجوہ افضلیت مختلف ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

۱۔ کبھی ایک عمل اس لئے افضل ہوتا ہے کہ کفر اور اسلام میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا عمل فارق نہیں ہوتا، جیسے ایمان!

۲۔ کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جتنا دخل ایک عمل کو اظہار شعائر اسلام میں ہوتا ہے، دوسرے کو نہیں ہوتا جیسے حج!

۳۔ اور بعض اعمال اس قسم کے ہیں کہ حقوق العباد میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا جیسے والدین سے احسان کرنا۔

۴۔ اور کبھی ایک عمل کی افضلیت یہ ہوتی ہے کہ وہ عمل اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پیش پیش ہوتا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ!

۵۔ اور کبھی ایک عمل اس لئے افضل ہوتا ہے کہ وہ وسائل سے نہیں بلکہ مقاصد میں سے ہوتا ہے اور تقرب الی اللہ کے لئے پیش پیش، جیسے نماز اور ذکر اللہ۔

ان وجوہ مذکورکا آپس میں بھی تفاوت ہے مثلاً وسیلہ مقصد سے بہتر نہیں ہوتا۔ اس لئے نماز روزہ جہاد سے افضل ہوں گے۔ کیونکہ نماز مقصد ہے اور جہاد اس کا وسیلہ۔ یعنی جہاد سے اصل مقصد یہ ہے کہ امن و امان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے:

"الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ" الآیۃ

"اگر ہم نے ان کو زمین میں اقتدار بخشا تو یہ لوگ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کرینگے۔"

ایک جگہ فرمایا:

"قد افلح من تزکّٰی وذکر اسم ربہ فصلّٰی"

کہ "جو شخص پاک ہو کر اللہ کا نام لے اور نماز پڑھے وہ کامیاب ہوا۔"

نیز جو وسیلہ ہوگا وہ اسی وقت تک رہیگا جب تک مقصد حاصل نہ ہو اور مقصد اس کے بعد بھی رہیگا۔ پس جہاد اسی وقت تک ہے جب تک دنیا میں فتنہ ہے جب فتنہ نہ رہے گا تو جہاد ختم ہو جائیگا۔ اسی طرح جب فتنہ ہوگا جہاد کو ہی اولیت اور افضلیت حاصل ہوگی۔ قرآن مجید میں ہے:

"وقاتلوھم حتّٰی لاتکون فتنۃ" الآیۃ

کہ "لڑو یہاں تک کہ فتنہ (شرک) نہ رہے۔"

جب قتال ختم ہو گیا تو اس وقت اس کو نیک عمل بھی نہیں کہہ سکتے چہ جائیکہ اس کو بہترین عمل کہیں۔

پھر عمل کا مرتبہ متعین کرنے میں عامل کی حالت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ ایک مالدار آدمی کیلئے کھانا کھلانا خصوصاً قحط میں بہترین عمل ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

"وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ"

کہ "آپ کو کیا علم کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے، وہ غلام آزاد کرنا اور قحط میں کھانا کھلانا ہے۔"

اور سورۂ حاقہ میں فرمایا:

"انہ کان لایؤمن باللہ العظیم ط ولا یحض علی طعام المسکین"

اوہ جہنم میں اس لئے گیا کہ اللہ عظیم پر اس کا ایمان نہ تھا اور مسکین کے کھلانے پر ترغیب نہ دیتا تھا۔"

سورۂ مدثر میں فرمایا:

"لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين وكنا نكذب بيوم الدين"

(دوزخی کہیں گے ہم جہنم میں اس لئے گرے کہ) "ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے، بیہودہ باتیں کرتے اور دن جزا کو جھٹلاتے تھے"

بلکہ جہاد میں کامیابی کا راز ہی ذکر اللہ کو بتایا گیا ہے۔ فرمایا:

"اذا لقيتم فئة فاثبتوا واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون"

کہ "جب کسی (دشمن) جماعت سے ملو تو جم کر لڑو اور اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"

قرآنِ مجید نے جس قدر ذکر اللہ کی تاکید کی ہے کسی اور عمل کی نہیں کی:

"اذكروا الله كثيرا"

یعنی "اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو"

اس تمہید کے بعد بالاختصار بالترتیب جواب سنیئے:

۱۔ اس میں کھانا کھلانا اور سلام کہنا اچھا بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں، بعض حالات میں کھانا کھلانا بہترین عمل ہوتا ہے اور اسلام کا پھیلانا انس اور الفت پیدا کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۔ کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے اذیت نہ پہنچنا، اتحاد و اتفاق انسیت و محبت کا بہترین وسیلہ ہے اور اتفاق و اتحاد جہاد کا مقدمہ ہے۔ کیونکہ منتشر قوم جہاد نہیں کر سکتی۔ اس واسطے قرآن نے جہاد کے مقام پر نزاع سے روکا ہے۔ فرمایا:

"ولا تنازعوا فتفشلوا"

"نزاع نہ کرو، اس سے بد دل ہو جاؤ گے"

۳۔ مقصد اور تقرب الی اللہ کے لحاظ سے نماز سب سے بہتر ہے۔ اور حقوق العباد سب سے بہتر والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔ پھر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد۔ نماز بلحاظ مقصد کے جہاد اور والدین کے ساتھ احسان کرنے سے بہتر ہے۔ جہاد میں نفع اکثر مخلوق کو ہے اور والدین کے ساتھ احسان کرنے میں نفع صرف والدین کو ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا دوسری مخلوق کے ساتھ احسان کرنے سے بہتر ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب فرضِ عین نہ ہو۔ اگر فرضِ عین ہو تو جہاد والدین کے ساتھ احسان کرنے سے بھی افضل اور مقدم ہے۔

۴ - عورتوں کیلئے جب فرضِ عین نہ ہو حج جہاد سے بہتر ہے ۔ اگر فرضِ عین ہو تو پھر عورتوں کیلئے جہاد افضل ہے حدیث میں اولاً تو مخاطب عورتیں ہیں ثانیاً اس میں لفظ "لکن" استعمال ہوا ہے ۔ اس لئے یہ حکم عورتوں کے لئے ہے ۔

۵ - کفر اور اسلام میں فرق صرف ایمان کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نجات نہیں ہوتی ۔ اس کے بعد جہاد ، اگر فرض ہو ، اور پھر حج ۔ اگر جہاد فرضِ عین نہ ہو اور حج فرض ہو تو حج بہتر ہوتا ہے کیونکہ فرض عین فرض کفایہ سے افضل ہوتا ہے ۔

۶ - اللہ کا ذکر تقرب الی اللہ کے بارہ میں سب سے بہتر ہے ۔ جہاد چونکہ وسیلہ اور ذکر اللہ مقصد ہے اس واسطے ذکر اللہ بہتر ہے ۔ مگر جہاد فرضِ عین یا فرض کفایہ ہونے کی بنا پر ذکر اللہ سے بہتر ہے افضلیت کے وجوہ مختلف ہیں ۔ قرآن مجید میں ہے :

" ولذکر اللہ اکبر "

کہ " اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے "

اور قرآنِ مجید نے بھی بعض جگہ جہاد کے بغیر جنت کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو غیر مجاہدین سے افضل قرار دیا ہے ، فرمایا :

" فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ "

" مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے اور ہر ایک کو اچھا وعدہ دیا ہے (یعنی جنت کا) "

اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاد بعض وقت فرضِ عین ہوتا ہے اور کبھی کفایہ ۔ پہلی صورت میں نجات کیلئے جہاد کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری صورت میں فضیلت کا جزو ہوتا ہے ۔

کیا اب بھی معترض کیلئے کوئی اشکال باقی رہ جاتا ہے ؟

مولانا عزیز زبیدی (منڈی واربرٹن)

الاستفسار

جہلم سے مولانا حافظ مومن صفدر جنگ لکھتے ہیں:

۱۔ "سلف کا مصداق کون ہے؟ اس کا اول اور آخر کیا ہے؟ نیز کیا سلفی کہلانا ضروری ہے یا اہلحدیث ہی کہلانا کافی ہے؟

۲۔ جس طرح امام ترمذی نے "اہل سنت" اور "اہلحدیث" کا نام لیا ہے کیا اپنی ترمذی میں "سلفی" کا بھی ذکر کیا ہے؟

۳۔ خود حضور بھی اہلحدیث تھے کیونکہ حدیث بھی قانونِ الٰہی ہے۔ یہ کسی دوسری شخصیت کی طرف نسبت نہیں ہے۔" (مختصراً)

الجواب، وہو اعلم بالصواب:

سلف اور خلف دو متقابل الفاظ اور اصطلاحیں ہیں اور دونوں کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم اور معنی مختلف ہیں۔ خاصکر سعودی عرب میں اس کا جو مفہوم لیا جا رہا ہے وہ بالکل سب سے جدا ہے۔ یہاں ہمیں بھی اس سے بحث نہیں ہے۔

سَلَفٌ:

اس کے لغوی معنی "پہلے گذر جانے والے" کے ہیں۔ وہ متقدم لوگ ہوں یا کوئی وقت اور عمل، اس لئے آباء و اجداد کو بھی سلف کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ متقدم ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: "ولفلان کریم"، کہ "فلاں کے آباء و اجداد محترم و مکرم ہیں۔"